معصوم چہارم

امام دوم حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

اور آپؑ کے چالیس کلمات

معصوم چہارم امام حسن مجتبیٰؑ

نام : ---- امام حسن (ع)

مشہور القاب : مجتبیٰ ، سبط اکبر .

کنیت : --- ابو محمد .

پدر : ---- حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ

مادر : ---- حضرت فاطمہؑ بنت رسول خداؐ

زمان تولد : --- ۱۵ رمضان سال سوم ہجرت .

مکان تولد : --- مدینہ منورہ

تاریخ شہادت : --- ۲۸ صفر

سن شہادت : --- سن پچاس ہجری .

سبب شہادت : --- زہر .

قاتل : ---- معاویہ کے اشارہ پر جعدہ بنت اشعث نے زہر دیا .

قبر : ---- جنت البقیع . مدینہ منورہ .

عمر : ---- ۴۷ سال .

دوران زندگی : --- اسکو تین حصّوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ۱. زمانہ رسولؐ تقریباً ۸ سال
۲. ہمراہ حضرت علیؑ (تقریباً ۳۰ سال) ۳. عصر امامت (تقریباً دس سال)

اربعون حديثاً

عن الامام الحسن عليه السلام

١- اَلحَمْدُ لِلهِ الّذى مَنْ تَكَلَّمَ سَمِعَ كَلامَهُ، وَمَنْ سَكَتَ عَلِمَ ما في نَفْسِهِ، وَمَنْ عاشَ فَعَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَمَنْ ماتَ فَإلَيْهِ مَعادُهُ...

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١٢)

٢- يا بُنَيَّ لاتُؤاخِ اَحداً حَتّى تَعْرِفَ مَوارِدَهُ وَمَصادِرَهُ فَإذَا اسْتَنْبَطْتَ الْخِبْرَةَ وَرَضيتَ الْعِشْرَةَ فَآخِهِ عَلىٰ إقالَةِ الْعَثْرَةِ وَالْمُواساةِ فِي الْعُسْرَةِ.

(تحف العقول ص ٢٣٣)

٣- اِنَّ اَبْصَرَ الأَبْصارِ ما نَفَذَ فِي الْخَيْرِ مَذْهَبُهُ وَاَسْمَعَ الأَسْماعِ ما وَعَى التَّذْكيرَ وَانتَفَعَ بِهِ، اَسْلَمُ الْقُلُوبِ ما طَهُرَ مِنَ الشُّبُهاتِ.

(تحف العقول ص ٢٣٥)

٤- قيلَ فَمَا الْجُبْنُ قالَ الْجُرْأَةُ عَلَى الصَّديقِ وَالنُّكُولُ عَنِ الْعَدُوِّ.

(تحف العقول ص ٢٢٥)

امام حسنؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ ساری تعریفیں اس خدا کیلئے ہیں جو بولنے والے کے کلام کو سنتا ہے، خاموش رہنے والے کے دل کی بات کو جانتا ہے، جو زندہ رہتا ہے اس کے رزق کا ذمہ دار ہے اور جو مر جاتا ہے اس کی بازگشت اسی کی طرف ہوتی ہے۔ (بحار ج ۷۸، ص ۱۱۲)

۲۔ اے میرے پیارے بیٹے جب تک کسی کی آمد و رفت (اور اسکے اخلاقی خصوصیات پر) مطلع نہ ہو جاؤ اس سے دوستی نہ کرو، پھر جب باقاعدہ اس کی تحقیق کر لو اور اس کے ساتھ معاشرت کو پسند کر لو تو دوستی کرو (مگر) اس بنیاد پر کہ لغزشوں پر درگزر کرے اور پریشانیوں میں مدد کرے۔ (تحف العقول ص ۲۳۳)

۳۔ سب سے بیناترین وہ آنکھ ہے جو نیکیوں میں نفوذ کر جائے (یعنی نیکیوں کو باقاعدہ دیکھ سکے) اور سب سے زیادہ سننے والا وہ کان ہے جو نصیحتوں کو اپنے اندر جگہ دے اور ان سے فائدہ اٹھائے، اور سب سے سالم وہ دل ہے جو شک و شبہ کی آلودگی سے پاک ہو۔ (تحف العقول ص ۲۳۵)

۴۔ ایک شخص نے امام حسنؑ سے پوچھا بزدلی کیا ہے؟ فرمایا: دوستوں سے بہادری اور دشمنوں سے بھاگنا۔

(تحف العقول ص ۲۲۵)

٥- لا تُعاجِلِ الذَّنْبَ بِالعُقُوبَةِ وَاجْعَلْ بَيْنَهُما لِلْاعْتِذارِ طَرِيقاً.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١٣)

٦- بِالْعَقْلِ تُدْرَكُ الدّارانِ جميعاً.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١١)

٧- لا فَقْرَ مِثْلُ الْجَهْلِ.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١١)

٨- عَلِّمِ النّاسَ عِلْمَكَ وَتَعَلَّمْ عِلْمَ غَيْرِكَ فَتَكُونَ قَدْ اَتْقَنْتَ عِلْمَكَ وَعَلِمْتَ ما لَمْ تَعْلَمْ.

بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١١

٩- قيلَ فَما الْمُرُوَّةُ؟ قالَ حِفْظُ الدّينِ، وَاِعْزازُ النَّفْسِ وَلينُ الْكَنَفِ، وَتَعَهُّدُ الصَّنيعَةِ، وَاَداءُ الْحُقُوقِ.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ١٠٢)

١٠- ما رَاَيْت ظالِماً اَشْبَه بِمَظْلُومٍ مِنْ حاسِدٍ.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١١)

١١- رَأْسُ الْعَقْلِ مُعاشَرَةُ النّاسِ بِالْجَميلِ.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١١)

١٢- اَلْاِخاءُ الْوَفاءُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخاءِ. (بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١٤)

١٣- اَلْحِرْمانُ تَرْكُ حَظِّكَ وَقَدْ عُرِضَ عَلَيْكَ. (بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١٥)

١٤- قيلَ فَمَا الْكَرَمُ؟ قالَ اَلْاِبْتِداءُ بِالْعَطِيَّةِ قَبْلَ الْمَسْأَلَةِ.

(تحف العقول ص ٢٢٥)

۵۔ خطاکار کی غلطی پر سزائیں جلدی نہ کرو۔ خطا اور اس کی سزا میں عذر کو راستہ قرار دو۔ (بحار ج ۷۸، ص ۱۱۳)

۶۔ دنیا و آخرت (کی سعادت) کو عقل سے سمجھا جاسکتا ہے۔

(بحار ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۷۔ جہالت جیسی فقیری نہیں ہے۔ (بحار ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۸۔ اپنا علم لوگوں کو سکھاؤ، دوسروں کا علم خود سیکھو اس طرح تم اپنا علم مضبوط کرلوگے اور جو نہیں جانتے ہو اس کا علم حاصل کرلوگے۔ (بحار ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۹۔ ایک شخص نے امام حسنؑ سے پوچھا جوانمردی کیا ہے؟ فرمایا: دین کی حفاظت، نفس کی بزرگی، نرمی کی عادت، ہمیشہ احسان کی عادت، حقوق کی ادائیگی۔

(بحار ج ۷۸، ص ۱۰۲)

۱۰۔ میں نے کسی ایسے ظالم کو نہیں دیکھا جو حسد کرنے والے کی طرح مظلوم کے مشابہ ہو۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۱۱۔ لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ہی اصل عقل ہے۔ (بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۱۲۔ برادری کا مطلب سختی اور آسائش میں وفاداری ہے۔ (بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۴)

۱۳۔ ناامیدی اور بے بہرہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آئے ہوئے اقبال کو ٹھکرا دینا.

(بحار ج ۷۸، ص ۱۱۰)

۱۴۔ کسی شخص نے امام حسنؑ سے پوچھا کرم کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا: بے مانگے عطا کرنا۔ (تحف العقول ص ۲۲۵)

۱۵- بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ اَرْبَعُ اَصابِعَ، مٰارَأَيْتَ بِعَيْنَيْكَ فَهُوَ الْحَقُّ وَقَدْ تَسْمَعُ بِاُذُنَيْكَ بٰاطِلاً كَثيراً.
(تحف العقول ص ۲۲۹)

۱۶- لا تُجاهِدِ الطَّلَبَ جِهٰادَ الْغٰالِبِ، وَلاٰ تَتَّكِلْ عَلَى الْقَدَرِ اتِّكالَ الْمُسْتَسْلِمِ، فَإِنَّ ابْتِغٰاءَ الْفَضْلِ مِنَ السُّنَّةِ، وَالإِجْمَالَ فِي الطَّلَبِ مِنَ الْعِفَّةِ، ولَيْسَتِ الْعِفَّةُ بِدٰافِعَةٍ رِزْقاً وَلا الْحِرْصُ بِجٰالِبٍ فَضْلاً.
(تحف العقول ص۲۳۳)

۱۷- مٰا تَشٰاوَرَ قَوْمٌ اِلّاٰ هُدُوا اِلىٰ رُشْدِهِمْ.
(تحف العقول ص۲۳۳)

۱۸- و قال عليه السلام في وَصْفِ أخٍ كانَ لَهُ صالِح :
كٰانَ مِنْ اَعْظَمِ النّاسِ في عَيْني وَكٰانَ رَأْسُ مٰا عَظُمَ بِهِ في عَيْني صِغَرَ الدُّنْيا فى عَيْنِهِ، كٰانَ خٰارِجاً مِنْ سُلْطٰانِ الْجَهٰالَةِ فَلا يَمُدُّ يَداً اِلّاٰ عَلىٰ ثِقَةٍ لِمَنْفَعَةٍ، كٰانَ لاٰ يَشْتَكي، وَلاٰ يَتَسَخَّطُ، وَلاٰ يَتَبَرَّمُ، كٰانَ اَكْثَرَ دَهْرِه صٰامِتاً فَإِذٰا قٰالَ بَذَّ الْقٰائِلينَ، كٰانَ ضَعيفاً مُسْتَضْعَفاً فَإِذٰا جٰاءَ الْجِدُّ فَهُوَ اللَّيْثُ عٰادِياً، كٰانَ اِذٰا جٰامَعَ الْعُلَمٰاءَ عَلىٰ اَنْ يَسْتَمِعَ اَحْرَص مِنْهُ عَلىٰ اَنْ يَقُولَ كٰانَ اِذٰا غُلِبَ عَلَى الْكَلاٰمِ لَمْ يُغْلَبْ عَلَى السُّكُوتِ كٰانَ لاٰ يَقُولُ مٰا لاٰ يَفْعَل وَيَفْعَل مٰا لاٰ يَقُولُ. كٰانَ اِذٰا عُرِضَ لَهُ اَمْرٰانِ لاٰيَدْرى اَيُّهُمٰا اَقْرَبُ اِلىٰ رَبِّهِ نَظَرَ اَقْرَبَهُمٰا مِنْ هَوٰاهُ فَخٰالَفَهُ، كٰانَ لاٰ يَلُومُ اَحَداً عَلىٰ مٰا قَدْ يَقَعُ الْعُذْرُ فِى مِثْلِهِ.
(تحف العقول ص ۲۳٤)

۱۵۔ حق اور باطل میں چار انگل کا فاصلہ ہے، جو اپنی آنکھوں سے دیکھو وہ حق ہے اور کانوں سے تو بہت سی غلط باتیں بھی سنا کرتے ہو۔ (تحف العقول ص ۲۲۹)

۱۶۔ جہاد میں کامیابی تلاش کرنے والے کی طرح طلب دنیا کیلئے کوشش نہ کرو اور نہ سر تسلیم خم کرنے والوں کی طرح اپنے مقدر پر تکیہ کر کے بیٹھ جاؤ، (یعنی نہ بہت لالچ کرو اور نہ سستی برتو) اس لئے کہ تحصیل فضل (حلال روزی) سنت ہے اور لالچ نہ کرنا عفت ہے۔ نہ عفت سے روزی کم ہوتی ہے اور نہ لالچ سے بڑھتی ہے (اس لئے اعتدال پر عمل کرنا چاہیئے)
(تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۷۔ جس قوم نے مشورہ سے کام لیا وہ راہ ہدایت پاگئی۔ (تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۸۔ حضرت امام حسنؑ نے اپنے ایک صالح رفیق کا اس طرح تعارف کرایا:
میری نظر میں وہ سب سے بڑا تھا جس صفت کی بنا پر وہ میری نظروں میں عظیم تھا وہ یہ تھی کہ دنیا اس کی نظر میں حقیر تھی وہ جہالت کے قبضہ سے باہر تھا۔ نفع کیلئے سوائے بھروسہ والے آدمی کے کبھی کسی کی طرف ہاتھ نہیں پھیلاتا تھا وہ شکوہ (و شکایت) نہیں کرتا تھا، غصہ نہیں کرتا تھا، بدمزاجی نہیں کرتا تھا، زیادہ تر خاموش رہتا تھا اور جب لب کشائی کرتا تھا تو سرآمد متکلمین ہوتا تھا، وہ کمزور و ناتواں تھا، لیکن جب ضرورت ہوتی تھی (مثلاً جہاد) تو شیر زیان تھا، علماء کی مجلس میں کہنے سے زیادہ سننے سے دلچسپی رکھتا تھا، اگر کوئی اس پر گفتگو میں غالب آجائے تو آجائے مگر خاموشی میں کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا تھا۔ وہ جو کرتا نہیں تھا اس کو کبھی نہیں کہتا تھا (مگر) وہ کرتا تھا جو نہیں کہتا تھا۔ اگر اس کے سامنے دو ایسے امر پیش آئیں جن کے بارے میں اسکو معلوم نہ ہو کہ مرضی خدا سے قریب کون ہے؟ تو وہ یہ دیکھتا تھا کہ اس کی مرضی کے مطابق کون سا ہے بس اسی کو چھوڑ دیتا تھا۔ جن کاموں میں عذر کی گنجائش ہوتی تھی ان (کے ترک) پر کسی کی ملامت نہیں کرتا تھا۔
(تحف العقول ص ۲۳۴)

۱۹-عَنْ جُنادَةَ ابْنِ اَبى اُمَيَّةَ قالَ دَخَلْتُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ اَبي طالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ فى مَرَضِهِ الَّذي تُوُفّي فيهِ... فَقُلْتُ يا مَوْلاىَ مالَكَ لا تُعالِجُ نَفْسَكَ؟ فَقالَ يا عَبْدَاللّهِ بِماذا اُعالِجُ الْمَوْتَ؟ قُلْتُ اِنّا لِلّهِ وَاِنّا اِلَيْهِ راجِعُونَ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقالَ: وَاللّهِ لَقَدْ عَهِدَ اِلَيْنا رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَنَّ هَذا الْاَمْرَ يَمْلِكُهُ اِثْنا عَشَرَ اِماماً مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَفاطِمَةَ، مامِنّا اِلاّ مَسْمُومٌ اَوْ مَقْتُولٌ،... وَبَكىٰ صلوات الله عليه واله قالَ فَقُلْتُ لَهُ عِظْني يا ابْنَ رَسُولِ اللّهِ، قالَ: نَعَمْ اِسْتَعِدَّ لِسَفَرِكَ وَحَصِّلْ زادَكَ قَبْلَ حُلُولِ اَجَلِكَ وَاعْلَمْ اَنَّكَ تَطْلُبُ الدُّنْيا وَالْمَوْتُ يَطْلُبُكَ، وَلا تَحْمِلْ هَمَّ يَوْمِكَ الَّذى لَمْ يَأْتِ عَلىٰ يَوْمِكَ الَّذي اَنْتَ فيهِ، وَاعْلَمْ اَنَّكَ لا تَكْسِبُ مِنَ الْمالِ شَيْئاً فَوْقَ قُوتِكَ اِلاّ كُنْتَ فيهِ خازِناً لِغَيْرِكَ ، وَاعْلَمْ اَنَّ فِي حَلالِها حِسابٌ، وَفِي حَرامِها عِقابٌ، وفِي الشُّبُهاتِ عِتابٌ، فَاَنْزِلِ الدُّنْيا بِمَنْزِلَةِ الْمِيتَةِ، خُذْمِنْها ما يَكْفِيكَ فَاِنْ كانَ ذٰلِكَ حَلالاً كُنْتَ قَدْ زَهِدْتَ فيها، وَاِنْ كانَ حَراماً لَمْ يَكُنْ فِيهِ وِزْرٌ، فَاَخَذْتَ كَما اَخَذْتَ مِنَ الْمِيتَةِ، وَاِنْ كانَ الْعِتابُ فَاِنَّ العِتابَ يَسيرٌ. وَاعْمَلْ لِدُنْياكَ كَاَنَّكَ تَعيشُ اَبَداً، وَاعْمَلْ لِآخِرَتِكَ كَاَنَّكَ تَمُوتُ غَداً، وَاِذا اَرَدْتَ عِزّاً بِلاعَشيرَةٍ وَهَيْبَةً بِلا سُلْطانٍ، فَاخْرُجْ مِنْ ذُلِّ مَعْصِيَةِ اللّهِ اِلىٰ عِزِّ طاعَةِ اللّهِ عَزَّوَجَلَّ.

(بحارالانوار ج ٤٤ ص١٣٨- ١٣٩)

۲۰-مَنْ اَحَبَّ الدُّنْيا ذَهَبَ خَوْفُ الْآخِرَةِ عَنْ قَلْبِهِ...

(لئالى الاخبار ج ۱ ص۵۱)

۱۹۔ جنادۃ بن امیۃ کہتے ہیں: جس بیماری میں امام حسنؑ کا انتقال ہوا ہے میں انکی عیادت کیلئے گیا...... میں نے کہا: آقا آپ اپنا علاج کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: عبداللہ! موت کا علاج کس سے کروں؟ میں نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون"۔ اسکے بعد حضرت میری طرف متوجہ ہوکر بولے: خدا کی قسم رسول خداؐ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ اس امر (امامت) کے مالک علیؑ و فاطمہؑ کی اولاد سے ۱۲ امام ہوں گے اور سب ہی کو یا زہر دیا جائیگا یا قتل کیا جائیگا یہ فرماکر حضرت رونے لگے۔ راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ مجھے کچھ نصیحت و موعظہ فرمائیے! فرمایا: ہاں (سنو) سفر آخرت کیلئے آمادہ رہو، اپنی زندگی ختم ہونے سے پہلے اس سفر کیلئے زاد و توشہ فراہم کرلو۔ اور یہ جان لو کہ تم دنیا کی تلاش میں ہو اور موت تمہاری تلاش میں ہے غم فردا جو ابھی نہیں آیا اس آج پر بار نہ کرو جس میں تم ہو۔ اور اگر تم نے اپنی قوت سے زیادہ مال جمع کیا تو دوسرے کے خزانہ دار ہوگے یاد رکھو دنیا کی حلال چیزوں میں حساب ہے اور حرام چیزوں میں عقاب ہے اور شبہات میں عتاب ہے، دنیا کو ایک مردار فرض کرو جس میں سے صرف اپنی ضرورت بھر کی چیز لو اب اگر وہ حلال ہے تو تم نے اس میں زہد سے کام لیا اور اگر حرام ہے تو تمہارے اوپر گناہ نہ ہوا کیونکہ تم نے اس سے اسی طرح لیا ہے جس طرح مردار سے لیا جاسکتا ہے اور اگر عتاب ہے بھی تو معمولی سا ہوگا۔ اپنی دنیا کیلئے اس طرح کوشش کرو جیسے تم کو ہمیشہ یہاں رہنا ہے اور آخرت کیلئے ایسی سعی کرو جیسے تم کو کل مرجانا ہے۔ اگر تم کبھی قبیلہ کے بغیر عزت کسی حکومت کے بغیر ہیبت چاہتے ہو تو خدا کی معصیت کی ذلت سے نکل کر خدا کی اطاعت کی عزت میں داخل ہو جاؤ۔

بحار الانوار ج ۴۴، ص ۱۳۸ - ۱۳۹"

۲۰۔ جو شخص دنیا کو بہت محبوب رکھتا ہے اس کے دل سے آخرت کا خوف چلا جاتا ہے۔

لئالی الاخبار، ج ۱، ص ۵۱"

٢١-اَلسَّفِيهُ: اَلْأَحْمَقُ في مالِهِ، اَلْمُتَهاوِنُ في عِرْضِهِ يُشْتَمُ فَلايُجيبُ.

(بحارالانوارج ٧٨ ص١١٥)

٢٢-اَلْمَعْرُوفُ مالَمْ يَتَقَدَّمْهُ مَطْلٌ وَلايَتْبَعْهُ مَنٌّ.

(بحارالانوارج ٧٨ ص ١١٣)

٢٣-اَلْعارُ أهوَنُ مِنَ النّارِ.

(تحف العقول ص ٢٣٤)

٢٤-فَإنَّ الْمُؤْمِنَ يَتَزَوَّدُ وَالْكافِرَ يَتَمَتَّعُ.

(بحارالانوارج ٧٨ ص ١١٢)

٢٥-اَلسَّفَهُ اتِّباعُ الدُّناةِ وَمُصاحَبَةُ الْغُواةِ.

(بحارالانوارج ٧٨ ص ١١٥

٢٦-بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْمَوْعِظَةِ حِجابُ الْعِزَّةِ.

(بحارالانوارج ٧٨ ص ١٠٩)

٢٧-هَلاكُ النّاسِ في ثَلاثٍ: اَلْكِبْرُ وَالْحِرْصُ وَالْحَسَدُ.

(بحارالانوارج ٧٨ ص ١١١)

٢٨- اَلْكِبْرُ هَلاكُ الدّينِ وَبِهِ لُعِنَ إبْليسُ، وَالْحِرْصُ عَدُوُّ النَّفْسِ وَبِهِ أُخْرِجَ آدَمُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَالْحَسَدُ رائِدُ السُّوءِ وَمِنْهُ قَتَلَ قابيلُ هابيلَ.

(بحارالانوارج ٧٨ ص ١١١)

۲۱۔ سفیہ وہ شخص ہے جو مال کو بیہودہ کاموں میں خرچ کرے، آبرو کے بارے میں سستی سے کام لے، اسکو برا بھلا کہا جائے تو جواب نہ دے ۔ (بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۵)

۲۲۔ نیکی کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے ٹال مٹول نہ ہو اور اسکے آخر میں احسان نہ جتایا جائے
(بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۳)

۲۳۔ ننگ وعار دوزخ سے بہتر ہے۔ (تحف العقول، ص ۲۳۴)

۲۴۔ مومن (دنیا سے) زادراہ لیتا ہے اور کافر اس سے فائدہ حاصل کرتا ہے (گویا وہیں رہنا چاہتا ہے)۔ (بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۲)

۲۵۔ سفاہت کا مطلب کمینے لوگوں کی پیروی اور گمراہوں کی ہم نشینی ہے ۔

" بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۵ "

۲۶۔ تمہارے اور موعظۃ کے درمیان غرور وتکبّر کا پردہ ہے (جو اسکے قبول کرنے سے روکتا ہے)۔

" بحار، ج ۷۸، ص ۱۰۹ "

۲۷۔ لوگوں کو ہلاک کرنے والی چیزیں تین ہیں ۱۔ تکبّر ۲۔ حرص ۳۔ حسد ۔

" بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۱ "

۲۸۔ تکبّر سے دین برباد ہوجاتا ہے اور اسی تکبّر کی وجہ سے ابلیس خدا کی لعنت کا مستحق ہوا، حرص نفس کا دشمن ہے اسی کی وجہ سے آدم کو جنت سے نکلنا پڑا ، حسد برائیوں کا رہنما ہے اسی کی وجہ سے قابیل نے جناب ہابیل کو قتل کیا ۔

" بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۱ "

٢٩-عَلَيْكُمْ بِالْفِكْرِ فَإِنَّهُ حَياةُ قَلْبِ الْبَصِيرِ.

(بحارج٧٨ ص١١٥)

٣٠-لا أَدَبَ لِمَنْ لا عَقْلَ لَهُ، وَلا مُرُوَّةَ لِمَنْ لا هِمَّةَ لَهُ، وَلا حَياءَ لِمَنْ لا دِينَ لَهُ.

(كشف الغمة «طبع بيروت» ج ٢ ص ١٩٧)

٣١-خَيْرُ الْغِنَى الْقُنُوعُ وَشَرُّ الْفَقْرِ الْخُضُوعُ.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص١١٣)

٣٢-اَلْمِزاحُ يَأْكُلُ الْهَيْبَةَ، وَقَدْ أَكْثَرَ مِنَ الْهَيْبَةِ الصّامِتُ.

(بحارالانوار ج ٧٨ ص ١١٣)

٣٣-اَلْفُرْصَةُ سَرِيعَةُ الْفَوْتِ بَطِيئَةُ الْعَوْدِ.

(بحارج٧٨ ص ١١٣)

٣٤-اَلْقَرِيبُ مَنْ قَرَّبَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإِنْ بَعُدَ نَسَبُهُ.

(تحف العقول ٢٣٤)

٣٥-اَللُّؤْمُ أَنْ لا تَشْكُرَ النِّعْمَةَ.

(تحف العقول ص٢٣٣)

٣٦-صاحِبِ النّاسَ مِثْلَ ما تُحِبُّ أَنْ يُصاحِبُوكَ بِهِ.

(بحارالانوار ج٧٨ ص١١٦)

۲۹۔ تمہارے لئے غور و فکر ضروری ہے اس لئے کہ تفکر قلب بصیر کی زندگی ہے۔

(بحار الانوار ج ۷۸، ص ۱۱۵)

۳۰۔ وہ بے ادب ہے جسکے پاس عقل نہ ہو، وہ بے مروت ہے جس کے پاس ہمت نہ ہو، وہ بے حیا ہے جسکے پاس دین نہ ہو۔ کشف الغمہ طبع بیروت ج ۲ ص ۱۹۷

۳۱۔ بہترین مالداری قناعت ہے اور بدترین فقیری (دولتمندوں کے سامنے) سر جھکانا ہے۔ بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۳

۳۲۔ مزاح ہیبت کو ختم کر دیتا ہے اور خاموش انسان کی ہیبت زیادہ ہوتی ہے۔

بحار ج ۷۸، ص ۱۱۳

۳۳۔ فرصت بہت جلد ختم ہوتی ہے اور بہت دیر میں پلٹ کر آتی ہے۔

بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۳

۳۴۔ نعمت کا شکریہ نہ ادا کرنا ملامت ہے۔

(تحف العقول ص ۲۳۳)

۳۵۔ تم جس طرح چاہتے ہو کہ لوگ تم سے مصاحبت کریں اسی طرح تم بھی لوگوں کے ساتھ مصاحبت کرو۔ بحار، ج ۷۸، ص ۱۱۶

۳۶۔ قریب وہ ہے جس کو دوستی نزدیک کرے چاہے رشتہ کے اعتبار سے وہ دور ہو۔ تحف العقول ص ۲۳۴

٣٧-مَنْ أَدامَ ٱلإ خْتِلافَ اِلَى الْمَسْجِدِ اَصابَ اِحْدىٰ ثَمانٍ: آيةً مُحْكَمَةً وَاَخاً مُسْتَفاداً وَعِلْماً مُسْتَطْرَفاً وَرَحْمَةً مُنْتَظِرَةً وَكَلِمَةً تَدُلُّهُ عَلَى الْهُدىٰ اَوْتَرُدُّهُ عَن رَدىً وَتَرْكَ الذُّنُوبِ حَياءً اَوْ خَشْيَةً. (تحف العقول ص٢٣٥)

٣٨-عَجِبْتُ لِمَنْ يَتَفَكَّرُ في مَاكُولِهِ كَيْفَ لا يَتَفَكَّرُ في مَعْقُولِهِ فَيُجَنِّبُ بَطْنَهُ مايُؤذِيهِ، وَيُودِعُ صَدْرَهُ ما يُرْدِيهِ. (سفينة البحارج ٢ ص ٨٤)

٣٩-اِذا اَضَرَّتِ النَّوا فِلُ بِالْفَرِيضَةِ فَارْفُضُوها.

(بحارالانوارج ٧٨ ص ١٠٩)

٤٠-وَاعْلَمُوا اَنَّهُ مَنْ يَتَّقِ اللّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً مِنَ الْفِتَنِ وَيُسَدِّدْهُ فى اَمْرِهِ وَيُهَيِّئْ لَهُ رُشْدَهُ وَيُفْلِجْه بِحُجَّتِهِ وَيُبَيِّضْ وَجْهَهُ وَيُعْطِهِ رَغْبَتَهُ مَعَ الَّذِينَ اَنْعَمَ اللّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّنَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَداءِ وَالصَّالِحِينَ...

(تحف العقول ص ٢٣٢)

۳۷۔ جو ہمیشہ مسجد میں آمد ورفت رکھے گا اس کو درج ذیل ۔ آٹھ فائدوں میں سے کوئی نہ کوئی فائدہ حاصل ہوگا۔ ۱۔ قرآن کی کسی محکم آیت سے فائدہ ۔ ۲۔ فائدہ مند دوست ۳۔ نئی بات ۴۔ رحمت جو اسکے انتظار میں ہوگی۔ ۵۔ ایسی بات جس سے اس کو ہدایت ملے ۶۔ ایسا کلمہ جس سے ہلاکت سے بچ جائے ۷۔ ترک گناہ از روئے شرم۔ ۸۔ ترک گناہ از روئے خوف الٰہی ۔

"تحف العقول ص ۲۳۵"

۳۸۔ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو اپنے غذائی اشیاء میں تو غور وفکر کرتا ہے (کہ اچھی اور صحت بخش غذا کھائے) لیکن معقولی چیزوں میں کیوں غور وفکر نہیں کرتا کہ نقصان دہ غذاؤں سے تو اپنے پیٹ کو محفوظ رکھتا ہے مگر اس کا سینہ پست چیزوں کا مرکز ہے ۔

(سفینۃ البحار ج ۲ ص ۸۴)

۳۹۔ اگر نوافل سے فریضہ کو نقصان پہونچتا ہو تو نوافل کو چھوڑ دو ۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۱۰۹"

۴۰۔ جو شخص تقویٰ الٰہی کو پیشہ بنائے خداوند عالم اس کے لئے فتنوں سے نجات کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے امر کی اصلاح کر دیتا ہے اس کی ہدایت کا انتظام کر دیتا ہے اس کی دلیلوں کو کامیابی عطا کرتا ہے، اس کے چہرے کو نورانی کر دیتا ہے، اس کی خواہشات کو پوری کر دیتا ہے اور وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جن پر خدا نے اپنی نعمتوں کو نازل فرماتا ہے ۔ جیسے ۔ انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین ،

"تحف العقول ص ۲۳۲"